ایک قانون.

صوبہ خیبر پختونخواہ کے عوام کو عوامی خدمات تک رسائی کا ایک قانون بشمول سرکاری ملازمین کی انتظامی کوتاہی یا غلطی اور اس سے متعلقہ انتظامی کارکردگی یا واقعاتی دوسرے معاملات مقررہ وقت کے اندر پہنچائی جائے.

ہرگاہ یہ ضروری ہے کہ خیبر پختونخواہ کے عوام کو عوامی خدمات تک رسائی مقررہ وقت کے اندر، بشمول سرکاری ملازمین کی انتظامی کوتاہی یا غلطی اور اسے متعلقہ انتظامی کارکردگی یا واقعاتی معاملات بہم پہنچائی جائے.

لہذا مندرجہ ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے.

1. **مختصر عنوان، وسعت اور آغاز:-**

(1) یہ قانون خیبر پختونخواہ عوامی خدمات کے حق تک رسائی کے قانون 2014ء کے نام سے یہ پکارا جائے گا.

(2) یہ تمام صوبہ خیبر پختونخواہ پر وسعت پذیر ہوگا.

(3) یہ قانون اس تاریخ سے نافذ العمل ہوگا جیسا کہ حکومت سرکاری اعلامیہ کے ذریعے اس کا اعلان کرے اور حکومت اس قانون کے مختلف شقوں کے نفاذ کے لیے مختلف تاریخیں مقرر کرے.

2. **تعریفات:-** قانون ہذا میں تاوقتیکہ عنوان یا متن میں کوئی اور امر منافی نہ ہو.

(الف) ''اپیلیٹ اتھارٹی'' سے مراد محکمہ کا انتظامی سیکرٹری یا حکومت کی جانب سے اعلامیے کے ذریعے کوئی ایسا شخص یا اتھارٹی.

(ب) ''اتھارٹی سے مراد''

(i) کوئی محکمہ یا حکومت سے منسلک محکمے اور ان کے ماتحت دفاتر.

(ii) کوئی دفتر، بورڈ، کمیشن، کونسل یا صوبے میں کسی نافذ قانون کے تحت کوئی دیگر قائم شدہ ادارہ.

(iii) خیبر پختونخواہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013ء (خیبر پختونخواہ 2013ء کا ایکٹ نمبر XXVIII) کے تحت قائم کردہ تمام ادارے۔

(iv) ماتحت عدالتیں اور خصوصی عدالتیں،

(v) حکومت کی معقول فنڈ پر چلنے والا یا حکومت کے زیر نگرانی چلنے والا یا کوئی بھی دوسرا ادارہ جس میں شامل صوبے کے انٹر پرائزز جو کسی بھی نام سے جانی جاتی ہوں۔ ایک مخصوص مقامی علاقہ میں صوبے کی عوامی ضروریات بہم پہنچانے یا زیر نگرانی یا عوامی خدمات کو باقاعدہ بنانے اور۔

(vi) کوئی دیگر ادارہ جو عوامی خدمات کی بجا آوری کرے۔

(ج) کمیشن سے مراد اس قانون کی دفعہ 16 کے تحت قائم کردہ خیبر پختونخواہ خدمات تک رسائی کمیشن ہے۔

(د) ''محکمہ'' سے مراد خیبر پختونخواہ 1985ء کے قواعد کاروبار کے تحت قائم کردہ حکومت کا محکمہ ہے۔

(ہ) ''نامزد کردہ افسر'' سے مراد دفعہ 4 کے تحت نامزد کردہ افسر ہے۔

(و) ''ای گورنمنٹ'' سے مراد حکومت کے زیر استعمال وہ تمام

(ع) حکومتی، ایجنسیوں اور دیگر سرکاری اداروں کی سرکاری معلومات تک رسائی ترسیل اور خدمات یا۔

(غ) سرکاری معاملات جس میں شامل اثر پذیری، کارگردی، کام کا معیار اور ذرائع، آمد ورفت و باربرداری۔

(ف) ''اہل شخص'' سے مراد پاکستان کا ایک شہری جس کا صوبے
میں کام کرنے والی

(ک) ''حکومت'' سے مراد خیبر پختونخواہ کی حکومت ہے.

(ق) بیان کردہ سے مراد قانون ہذا کے تحت بنائے گئے قواعدو ضوابط ہیں.

(ل) ''صوبہ'' سے مراد خیبر پختونخواہ کا صوبہ ہے.

(م) ''عوامی خدمت'' سے مراد کوئی خدمت یا خدمات.

(س) ''قواعد'' سے مراد قانون ہذا کے تحت بنائے گئے قواعد مراد ہیں.

(ش) ''قوانین'' سے مراد قانون ہذا کے تحت بنائے گئے قوانین مراد ہیں.

(ص) ''مقررہ وقت سے مراد'' وہ وقت جو کسی تفویض شدہ افسر کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت خدمات کی فراہمی کے لیے متعین شدہ مراد ہے.

باب دوئم

مقررہ وقت کا حق.

عوامی خدمات کی تشریحات.

3. **عوامی خدمات کا حق:**

(1) قانون ہذا کی فراہمیات کے تابع ہر اہل شخص کو عوامی خدمات کا حق حاصل ہے.

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت تفویض حق میں مندرجہ ذیل شامل ہیں.

(الف) عوامی خدمات میں رسائی کا حق.

(ب) مقررہ کردہ وقت میں عوامی خدمات کی موصولی.

(ج) شفاف طریقہ کار سے عوامی خدمات کی موصولی کا حق.

() قانون ہذا کی فراہمیات کی تفویض شدہ افسر کی فرائض اور کارکردگی سرانجام دینے کا مطالبے کا حق.

() عوامی خدمات کی فراہمی میں تاخیر یا اسکی فراہمی میں ناکامی کے لیے متعلقہ متعین شدہ افسر سے مقامی طلب کرنے کا حق.

4. **عوامی خدمات کا اعلامیہ اور مقررہ وقت:**

(1) حکومت سرکاری اعلامیہ کے ذریعے قانون ہذا کے مقصد کے لیے وقتاً فوقتاً عوامی خدمات کی نشاندہی کرے گی اور اہل شخصیات کو متعین شدہ افسر کی جانب سے ایسی خدمات کی فراہمی کے اعلانات مقررہ وقت کی نشاندہی کرے گی.

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت عامی متعین شدہ خدمات کی فراہمی کے لیے حکومت اعلامیے میں مختلف عوامی خدمات کے لیے مختلف افسران نامزد کرے گی جو کہ اہل شخص کو ایسی ہر خدمت کی فراہمی کے لیے ذمہ دار ہوگا.

(3) جب کہ کسی عوامی خدمت کی فراہمیات کے لیے متعین شدہ مقررہ وقت پر معلومات فیصلے کی تشہیر کے لیے حکومت عام عوام اور اسکے ساتھ ساتھ عوامی اداروں سے سفارشات کے ذریعے وصول اور رد عو کرے گی اور ساتھ ساتھ عوامی خدمت کی با قاعدہ وضاحت کرے گی،

5. **عوامی خدمات کی مقررہ میں فراہمی:**

(1) دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت جاری کردہ اعلامیہ میں متعین شدہ مقررہ وقت میں اہل شخصیات کو خدمات کی فراہمی کا متعین شدہ افسر متولی ہوگا،

(2) خدمات کی فراہمی کے لیے متعین شدہ افسر یا اسکا کوئی ماتحت شخص یا مجاز کو اہل شخص کی درخواست جمع کرانے کی تاریخ سے مقررہ وقت شروع ہوگا۔

(3) متعین شدہ یا مجاز شخص کی جانب سے موصول شدہ تمام درخواست پر مہر لگا کر اور تاریخ کی نشاندہی کرنے کی تصدیق کرے ایسی درخواست کی فوٹو کاپی کی تاریخ اور وقت درج کرنا۔

(4) متعین شدہ افسر کو ذیلی دفعہ (3) کے تحت وصول شدہ درخواست پر مقرر وقت میں خدمات کی فراہمی یا منسوخی کرے گی۔

(5) اس فراہمی کے ساتھ کہ متعین شدہ افسر کی جانب سے درخواست کی منسوخی کی صورت میں تحریری طور پر وجوہات بیان کرے گا اور اسی کو درخواست دہندہ کے حوالے کریگا۔

6. اپیل:

(1) کوئی شخص جس کا دفعہ (5) کے ذیلی دفعہ (4) کے تحت درخواست منسوخ کیا گیا ہے یا مقررہ وقت میں عوامی خدمات کی فراہمی نہیں کی گئی ہے یا خدمات کی فراہمی میں کسی طور پر سے کوتاہی کی گئی ہے تو اس کو خدمات کی فراہمی میں کمی یا مقرر وقت میں ایسی درخواست کی منسوخی یا جیسی بھی صورت ہو گی تاریخ سے تمیں (30) دنوں کے اندر اندر اپلیٹ اتھارٹی میں اپیل کرنے کی اجازت ہوگی۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت سفارش کردہ اپیل کو اپلیٹ اتھارٹی اپیل کے جمع کرنے کی تاریخ سے (30) تمیں دنوں کے اندر خارج کرے گا۔

(3) اپلیٹ اتھارٹی متعین شدہ افسر کو عوامی خدمت فراہم کرنے کے لیے مقرر وقت میں کام ختم کرنے کی نشاندہی کر سکتا ہے لیکن اعلامیہ کے وقت زیادہ وقت نہیں دے سکتا لیکن اعلامیہ کے وقت زیادہ وقت نہیں دے سکتا یا درخواست گزار کی عوامی خدمت میں کمی عوامی خدمت میں کمی کو دور کرے یا ایسے دیگر حکم جاری کرے بشمول اپیل کی مستردگی یا جیسی بھی صورت ہو۔ اس فراہمی کے ساتھ ذیلی (3) کے تحت حکم جاری کرنے سے پہلے اپیلٹ اتھارٹی اپیل کرنے والی اور اس کے ساتھ ساتھ متعین شدہ افسر کو سننے کا موقع دیگی۔

(4) ذیلی دفعہ (3) کے تحت جاری کردہ آخری حکم سے اپیل کرنے والا یا متعین شدہ افسر متاثر ہونے کی صورت میں وہ اپیلٹ اتھارٹی کے ایسے آخری حکم جاری ہونے کے پندرہ دنوں کے اندر اندر کمیشن کو اپیل کر سکے گا۔

7. **خارج کرنے کے لیے مقررہ وقت:**

(1) دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت اپیل کی موصولی کے 30 تیس دن کے اندر اندر ایک اپیل خارج کرے گا۔

(2) کمیشن کی جانب سے کسی معاملے یا شکایت پر فیصلے کو ایسے معاملے کی حوالگی یا ایسی شکایت کی وصولی کی تاریخ سے، جیسی بھی صورت ہو، ساٹھ (60) دنوں کے اندر اندر خارج کرے گا۔

8. **اپیلٹ اتھارٹی کے اختیارات:** اپیل اتھارٹی کو دفعہ (6) کے تحت اپیل پر فیصلہ کرنے کے وقت مندرجہ ذیل معاملات سے متعلق کوڈ آف سول پروسیجر 1908ء (1908ء کے قانون نمبر IV) کے تحت سول کورٹ میں درج وہی اختیارات ہونگے۔

(الف) دستاویزات کا معائنہ اور پیداواری صلاحیت۔

(ب) متعین شدہ افسر اور درخواست دہندہ کی سماعت کردہ سمن۔

(ج) کسی سرکاری دفتر سے کسی عوامی ریکارڈ اور کاپیوں کا مطالبہ۔

(د) معاوضوں کی ادائیگی کے لیے متعلقہ متعین شدہ آفس کا جرمانہ یا معاوضہ کی وصولی۔

(ذ) متعلقہ متعین شدہ افسر کو اہل شخص کے لیے معاوضہ ادائیگی کے احکامات اور قواعد میں مجوزہ کوئی دیگر معاملہ۔

9. عوامی خدمات کومنظر عام پر لانا: متعین شدہ افسران عوامی خدمات اور مقررہ وقت کی تفصیل مقامی سطح پر نوٹس بورڈ پر ہر اتھارٹی اور سرکاری کتابچہ میں بھی اور اگر ممکن ہو تو اسکو متعلقہ اتھارٹی کی ویب سائیڈ پر عام عوام کے لیے شائع کرنے ہوگا۔

10. خدمات کی الیکٹرونک طریقے سے حکومت چلانا: حکومت الیکٹرونک طریقے سے حکومت چلانا کے سلسلے میں قانون ہذا کے تحت اہل شخصیات کو مقررہ وقت میں خدمات کی فراہمی کے لیے تمام اتھارٹیز کو کوشش کرنے کی تلقین کرے گی اور حوصلے دہی دیگی۔

11. عوامی خدمات فراہم نہ کرنے کی سزا:

(1) اگر اپلیٹ اتھارٹی کی رائے میں متعین شدہ افسر اہل شخص کو مقررہ وقت میں عوامی خدمت کی فراہمی میں ناکام ہو چکا ہے یا عوامی خدمات کی فراہمی میں تاخیر ہو چکی ہے یا عوامی خدمت کی فراہمی میں کسی طور پر کمی ہو چکی ہے تو اپیلٹ اتھارٹی ایسی خدمات کی فراہمی میں ناکامی کے لیے اسے نوٹس کی وصولی کے تیس (30) دنوں کے اندر اندر متعین شدہ افسر کو شوکاز نوٹس جاری کرے گا۔

(2) متعین شدہ افسر کی جانب سے کئے گئے کام پر غرض کرنے کے بعد اگر اپیلٹ اتھارٹی کی رائے میں متعین شدہ افسر ذیلی دفعہ (1) میں فراہم کردہ میں ملوث ہو چکا ہے تو اپیلٹ اتھارٹی ایسے متعین شدہ افسر پر جرمانہ جو کہ پچیس 25 ہزار روپے تک بڑھایا جاسکے گا اور پانچ ہزار (05) روپے سے کم نہ ہو۔

12. مقررہ وقت کے اندر اندر اپیل پر فیصلہ نہ کرنے کی سزا:

اگر کمیشن کی رائے میں اپیلٹ اتھارٹی معقول یا مکمل وجہ بتائے بغیر دفعہ (6) کی دفعہ میں متعین شدہ مقررہ وقت کے اندر اپیل پر فیصلہ کرنے میں ناکام ہو چکا ہے تو کمیشن اپیلٹ اتھارٹی پر کم از کم ایک ہزار روپے جرمانہ جو کہ پچیس 25 ہزار تک بھی بڑھایا جاسکتا ہے عائد کرے گا۔

اس فراہمی کے ساتھ کہ ایسا جرمانہ لاگو کرنے سے پہلے اپیلٹ اتھارٹی کو کمیشن کی جانب سے معقول سماعت کا موقع دیا جائے گا۔

13. معاوضہ: دفعات 11 اور 12 کے تحت لاگو ہونے والا جرمانے پر اپیلٹ اتھارٹی یا کمیشن جیسی بھی صورت ہو ایسے لاگو کردہ جرمانے ضروری ہدایات اور احکامات کی روشنی میں متاثرہ شخص کو بطور معاوضہ دیا جائے گا۔

اس فراہمی کے ساتھ کہ ایسے دینے والے معاوضے کی رقم لاگو کردہ جرمانے 70 فیصد سے زیادہ نہ ہو۔

14. قانونی چارہ جوئی:

دفعات 11 اور 12 کے تحت لاگو ہونے والے جرمانے کے ساتھ اگر کمیشن مطمئن ہو کہ اپیلٹ اتھارٹی یا متعین شدہ افسر جیسی بھی صورت ہو قانون ہذا کے تحت تفویض کردہ فرائض کی انجام دہی میں ناکام ہو چکا ہے کوئی معقول یا مکمل وجہ بتائے بغیر تو موجودہ لاگو کردہ سروس قواعد کے تحت ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائیگی۔

15. اچھی کارکردگیوں کا صلہ:

(1) حکومت اعلامیہ کے ذریعے وقتاً فوقتاً ہر سہ ماہی میں کم از کم ایک دفعہ اعزازی کام کے لیے کرنے والوں کے نام شائع اور برقرار رکھے گی۔ ان متعین شدہ افسران اور دیگر موجود سرکاری ملازمین کی جنہوں نے وقت پر عوامی خدمات کی فراہمی متعدی اور تسلسل سے انجام دہی ہو یا کام کی ختم کرنے اور ان کے انتظامی فرائض کی ادائیگی کے لیے شہریت یافتہ ہو۔

(2) حکومت مجوزہ آزادانہ معیار کا اندازہ لگائے گی یا کمیشن کے ارکان میں سے اندازہ لگانے کے لیے آزادانہ پینل بنائے گی یا بصورت دیگر ذیلی دفعہ (1) میں دیئے گئے اچھے فرائض کی خدمات کی ادائیگی مقاصد کے لیے ایک قابل فہم پالیسی کا مشورہ دیگی۔ اس فراہمی کے ساتھ کہ پالیسی کی بنانے میں حکومت دوسری چیزوں میں بھی اچھی کارکردگی دکھانے والوں اور بروقت خدمات کی ترسیل ثقافت کی ترویج کی کوشش کو بھی بیان کیا جائے گا اور اچھی کارکردگی کے حامل افراد کے لیے انعام کی منظوری دی جائیگی۔

باب نمبر .3

حق عوامی خدمات کا کمیشن۔

16. خیبر پختونخواہ میں عوامی خدمات کا حق کے کمیشن کا قیام:

(1) حکومت سرکاری گزٹ میں اعلامیہ کے ذریعے ایک آزادانہ کمیشن کا قیام کے نام سے پہنچایا جائے گا اور قانون ہذا میں تفویض شدہ اختیارات کے تحت وہ اپنے دائرہ کار میں اپنے فرائض سرانجام دے سکے بشمول

(الف) اپیلٹ اتھارٹی کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کی سماعت،

(ب) قانون ہذا کی تشریحات کے تناظر میں عوامی خدمات تک کی ترسیل میں تاخیر کے لیے معاوضے کی ادائیگی۔

(2) کمیشن حکومت کی جانب سے تعینات شدہ صوبے کی سکونتی چیف کمشنر اور دو کمشنروں پر **مشتمل** ہوگی ایسے طریقہ کار اور ایسے شرائط و لوازم پر جو کہ مجوزہ ہے یا جیسا حکومت مناسب سمجھے۔

(3) کمیشن کی سربراہی چیف کمشنر کرے گا جو کہ سینئر ریٹائرڈ سرکاری ملازم ہو جو BPS-21 کے عہدے سے کم نہ ہو اور اچھی شہرت اور اخلاق کا حامل ہو اور حکومت دیگر کمشنروں کی تعیناتی مندرجہ ذیل طریقے سے کریگی۔

(الف) ایک سابقہ سول ملازم BPS-20 یا اس سے اوپر اچھی شہرت اور اخلاق کا حامل ہو اور درج ذیل میں دیئے گئے میں سے ایک یا زیادہ میں مہارت رکھتا ہو۔

(1) مالیاتی انتظام، یا

(2) پبلک ایڈمنسٹریشن ضوابط اور نظم وضبط،

(ب) ایک مخصوص شخص جو متعلقہ شعبے یعنی عوامی خدمات کے ساتھ پندرہ (15) سال کی مدت تک منسلک رہا ہو اور بیچلر ڈگری یافتہ ہو بشرطیکہ پینتالیس (45) سال کی عمر سے کم نہ ہو۔

(5) چیف کمشنر اور کمشنرز اپنے عہدے کا چارج سنبھالنے سے تین سال (03) کی مدت تک پینسٹھ (65) سال کی عمر کو پہنچنے تک وہ پہلے عہدے پر برقرار رہ سکتا ہے۔

(6) چیف کمشنر اور کمشنرز اپنی معیاد کے خاتمے پر دوبارہ تعیناتی کے اہل نہیں ہونگے۔

(7) غیر حاضری یا نا اہلی کی صورت میں چیف کمشنر یا حکومت بھی کمشنر یا عہدہ یا خالی ہونے کی صورت میں حکومت کسی بھی اہل شخص کو اس عہدے پر تعینات کر سکتی ہے جس کی مدت چھ (06) ماہ سے زیادہ نہ ہو ان شرائط پر جو حکومت کے مقررہ کے مقرر کردہ ہوں۔

(8) حکومت چیف کمشنر یا کمشنر کو اپنی مقررہ مدت ملازمت سے قبل اپنے عہدے سے بد انتظامی یا اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں نا اہلی کی صورت میں بوجہ جسمانی یا ذہنی نا اہلیت کی بنیاد پر برخاست کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ چیف کمشنر یا کمشنرز، جیسی بھی صورت ہو تو ہٹانے سے پہلے حکومت ذاتی حیثیت سے سماعت کا ایک موقع فراہم کرے گا

(9) چیف کمشنرز اور کمشنرز مکمل کمیشن کے فرائض انجام دینے کی پابند ہونگے اور دیگر کوئی آمدن والا عہدہ یا کوئی دوسری ملازمت برائے انعام قبول نہیں کریگا۔

(10) حکومت قانون ہذا کی انجام دہی کے لیے کمیشن ایسے افسران کو نسٹریل سٹاف فراہم کرے گا جیسی بھی ان کو ضرورت ہو۔

(11) کمیشن حکومت سے مشاورت کے ساتھ قانون ہذا کے تحت فرائض کی انجام دہی کے لیے جیسے بھی کمیشن کی ضرورت ہو افسران اور دفتری سٹاف کو تعینات کر سکتی ہے۔

17. **کمیشن کے اختیارات:**

(1) کمیشن قانون ہذا کے فرائض کی انجام دہی کے مقاصد کے تحت کمیشن کو وہی اختیارات حاصل ہونگے جو سول کورٹ کو کوڈ آف سول پروسیجرل 1908ء کے تحت مندرجہ ذیل معاملات کے مطابق ہیں: یعنی

(الف) کسی شخص کو طلب کرنا اور اسکی حاضری کو یقینی بنانا اور حلفیتا اس کی پڑتال کرنا۔

(ب) کسی دستاویز کا ظاہر اور انکشاف کرنا یا دیگر پیش کئے جانے والا مواد بطور گواہ۔

(ج) گواہوں پر شواہد وصول کرنا۔

(د) کسی پبلک ریکارڈ کی طلبی۔

(ہ) گواہوں کی پڑتال کے لیے کمیشن تشکیل دینا۔

(و) اس کی فیصلوں، حکم ناموں اور احکام پر نظر ثانی کرنا۔

(ز) کوئی دیگر معاملہ جو کہ قانون میں مجوزہ ہو۔

(2) کمیشن کو اپنے ضوابط با قاعدہ بنانے کا اختیار حاصل ہوگا۔

(3) کمیشن ایسے فیصلے کی تاریخ کے پندرہ (15) دن کے اندر متعلقہ پارٹیز کو فیصلے کی شکل میں سپرد کرینگے۔

18. سٹاف اور افسران حکومت کے ملازمین تصور کئے جائینگے۔

پاکستان پینل کوڈ 1860ء کی دفعہ 21 کے تحت کمیشن کے سٹاف اور افسران کو حکومت کے ملازمین سمجھا جائے گا۔

19. **احکامات جاری کرنے کا اختیار:**

(1) کمیشن کسی بھی شکایت کی صورت میں عدالتی حکم پر ہدایات جاری کرنے کا اختیار ہوگا کہ

(i) کسی بھی اتھارٹی جس کے حوالے انتظام سے متعلق قانون ہذا کی فراہمیات کی تعمیل کو محفوظ بنانے کے سلسلے میں ضروری اقدامات یا کسی بھی دیگر قانون کے تحت اہل شخص جو کہ کسی حق یا فائدے کا حقدار ہے۔

(ii) حقدار شخص کو معاوضے کی رقم کی ادائیگی۔

(2) جہاں کہیں کمیشن کو یہ تسلی ہو کہ کسی مسئلے کی تحقیقات کے لیے معقول وجوہات موجود ہوں تو وہ اس سلسلے میں تحقیقات شروع کر سکتی ہیں اور وہ اختیارات جو کہ ایک خصوصی انکوائری آرڈیننس کے تحت حاصل ہیں کمیشن ہذا کو بھی حاصل ہونگے۔

باب نمبر 4.

حادثاتی فراہمیات۔

20. شکایات کی سزا:

(1) کوئی شخص جس کی اپیل ایک مخصوص مدت کی دوران عوامی خدمات کی عدم فراہمی یا اس میں کسی کوتاہی کا الزام ہو، جیسے اپیلٹ اتھارٹی نے مسترد کیا ہو اور ایسا فیصلہ دیتے ہوئی اپیلٹ اتھارٹی کا بھی یہ خیال ہو کہ شکایت غلط ہرزہ سرا یا پریشان کن ہے اور اگر یہی حکم کمیشن نے بھی برقرار رکھا ہو تو ایسی صورت میں شکایات کنندہ کو کمیشن کی طرف سے شو کاز نوٹس جاری کیا جائے گا شو کاز نوٹس کی جاری ہونے کے پندرہ (15) دنوں کے اندر وہ اپنا تحریری جواب کمیشن کو بھیجے گا کہ کیوں نہ اسکی خلاف غلط ہرزہ سرا شکایت درج کرنی پر قانونی کارروائی کی جاوے۔

(2) اگر کمیشن شو کاز نوٹس کی جواب کی وصولی سے مطمئین ہے کہ فریقین کی سماعت کی بعد شکایت جو درج کی گئی ہے وہ غلط اور غیر سنجیدہ ہے تو شکایت کنندہ کو پچاس ہزار -/50,000 روپے جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔

21. جرمانے اور فیس کو جمع کرنا:

(1) تمام جرمانے ماسوائے مالی رعایت کی نوعیت کے قانون ہذا کے تحت اہل شخص کو ادا کرنا اسکی وصولی پر فوراً صوبے کی پبلک اکاونٹ میں جمع کرادیں جیسا کہ اسلامک جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 118 میں موجود ہے جبکہ تمام جرمانے صوبائی فنڈ میں جمع کرائے جائیں۔

(2) تمام اتھارٹیز پابند ہیں کہ کمیشن کے فیصلے اور احکام کی بجا آوری کریں کہ ان کے فیصلے اور احکام کو لاگو کریں بشمول احکام جو زمین کی کاغذی کاروائی سے متعلق اور جائیداد کی تخفیف، تنخواہیں اور دیگر نادہندگان کی وصولیاں۔

22. نیک نیتی سے اٹھائے کے اقدام کی حفاظت: کوئی دعوی، عدالتی پیروی یا کوئی دیگر قانونی کارروائی کسی بھی فرد کے خلاف دائر نہیں ہو سکے گی جو کیا جا چکا ہو یا نیک نیتی سے کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو قانون ہذا کی پیروی کے تحت وضع شدہ قوانین۔

24. اپیلٹ اتھارٹی کو درخواستیں بھیجنے کا کمیشن کا اختیار: کمیشن کو اگر قانون ہذا کی فراہمیات کی درخواست کی عدم تعمیل کی اطلاع ہوئی ہو تو قانون ہذا کی فراہمیات کے مطابق ایسی درخواست کو براہ راست کسی اپیلٹ اتھارٹی کو مزید کاروائی کے لیے ارسال کریں۔

25. عدالتوں کے دائرہ اختیار کی حد: کوئی عدالت قانون کے دائرہ کار کے میں رہتے ہوئے کسی حکم کے تحت کوئی کاروائی یا درخواست یا دعوی کی سماعت عدالت نہیں کر سکے گی اگر قانون ہذا میں کسی کو اختلاف ہو تو قانون ہذا کے تحت اپیل کی صورت میں سماعت ہو سکے گی۔

26. قوانین بنانے کا اختیار:

(1) حکومت سرکاری میں اعلامیہ کے ذریعے چار (04) ماہ کے اندر قانون ہذا کی فراہمیات کے تابع قوانین تشکیل دے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کی عمومیت میں بغیر کسی تعصب حکومت کے پاس ہدایت کرنے کا اختیار ہو گا کہ وہ قانون ہذا کے تحت درخواستوں کے لیے فارم اور فیس مقرر کرے۔

27. ضوابط بنانے کے اختیار: کمیشن قانون ہذا کی مقصد حاصل کرنے کے لیے ضوابط تشکیل دے جو کہ ان قوانین یا آرڈیننس ہذا سے متضاد نہ ہو۔

28. مشکلات رفع کرنے کے اختیار:

(1) قانون ہذا کی فراہمیات کو عملی جامع پہنانے میں اگر کوئی مشکل پیش آرہی ہے تو حکومت ایک حکم نامے کے ذریعے اسی فراہمیات تشکیل دے کہ اس مشکل کو دور کرنے کے مقصد کے لیے ضروری ہو۔

(2) ہر حکم جو دفعہ ہذا کے تحت تشکیل دیا گیا ہے اسکے بنانے کے بعد جتنا جلد ممکن ہو، صوبائی آئین سازی کے لیے پیش کر دیا جائے۔

29. منسوخی: خیبر پختونخواہ عوامی خدمات کے حق تک رسائی آرڈیننس 2013ء خیبر پختونخواہ آرڈیننس نمبر XI 2011ء کو منسوخ کیا جاتا ہے۔